معراجِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں

سیکھنے کی باتیں

Shabe Meraj 1447/2026

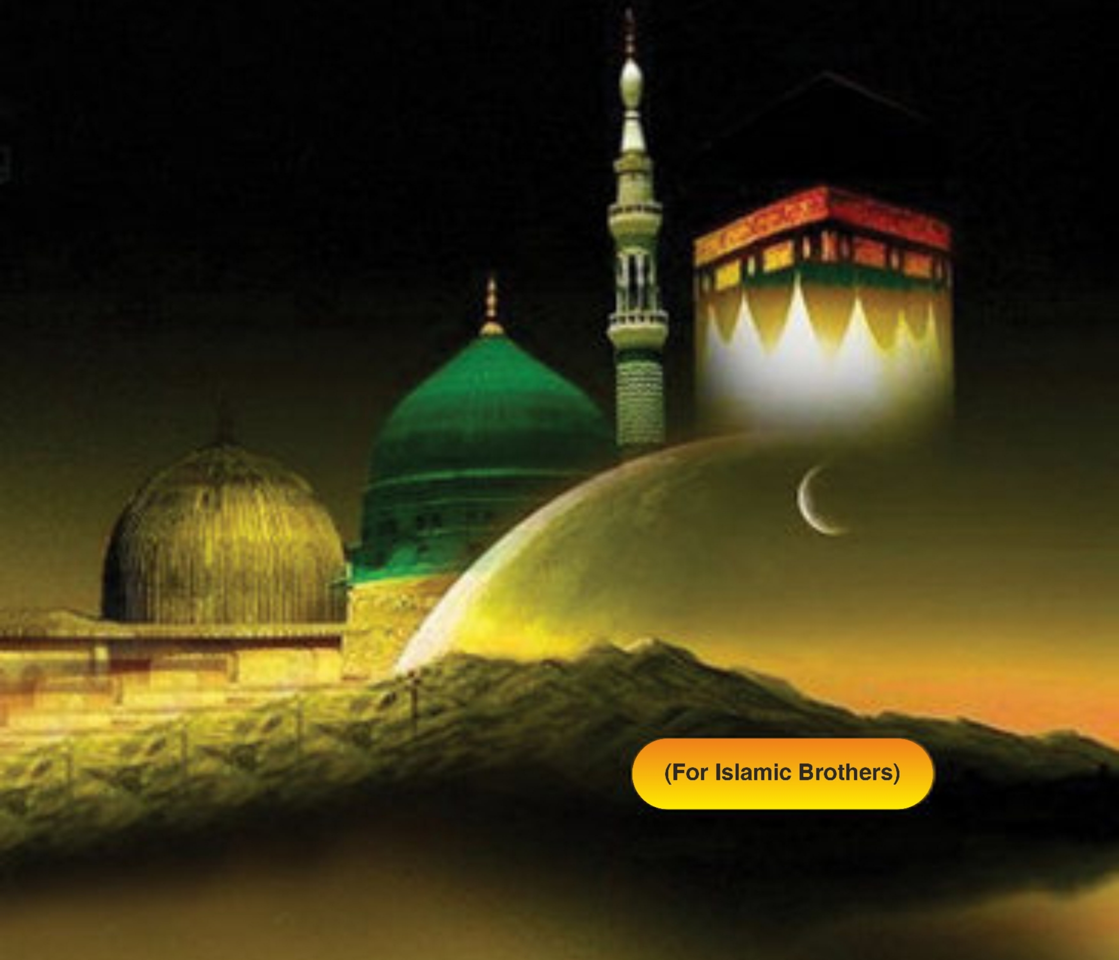

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ تعالٰی کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

درودِ پاک کی فضیلت

گنہگاروں کی شفاعت فرمانے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جَنَّت نشان ہے:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ یَوْمٍ اَلْفَ مَرَّۃٍ لَمْ یَمُتْ حَتّٰی یَرٰی مَقْعَدَہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ

یعنی جو مجھ پر ایک دن میں ایک ہزار (1000) مرتبہ دُرُود شریف پڑھے گا، وہ اُس وَقت تک نہیں مرے گا، جب تک جنَّت میں اپنا مَقام نہ دیکھ لے۔

(الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، الترغیب فی آکثار الصلاۃ علی النبی، ۳۲۶/۲، حدیث: ۲۵۹۰)

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی درودِ پاک کی کَثْرت کرنی چاہئے، آج شبِ معراج ہے اور ایک قول یہ بھی ہے کہ آیتِ درود یعنی

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓىٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّؕ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا﴿۵۶﴾ (پارہ:22،الاحزاب:56)

تَرجمہ کَنْزُالعِرفان: بیشک اللہ اوراس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو!ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

اسی رات کو نازِل ہوئی۔[1] یعنی اس قول کے مطابق یہ پیاری پیاری آیت شبِ مِعراج کا تحفہ (Gift) ہے۔ لہٰذا آج کی رات بالخصوص اور اس کے عِلاوہ ساری زندگی ❁ اُٹھتے بیٹھتے ❁ چلتے پھرتے ❁ کثرت کے ساتھ درودِ پاک پڑھتے رہنے کی عادَت بنالیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْکَرِیْم! اس کی بہت برکتیں نصیب ہوں گی۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[2] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ با اَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصْلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

[1]... القول البدیع، الباب الاوّل فی الامر بالصلاۃ... الخ، صفحہ:43۔

[2]...جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284

پیارے اسلامی بھائیو! آج الحمد للہ! رجب شریف کی 27 وِیں رات ہے۔ ❁ آج شانِ مصطفےٰ کے اظہار کی رات ہے ❁ آج رفعتِ مصطفےٰ کے اظہار کی رات ہے ❁ آج امامتِ انبیا کی رات ہے ❁ آج معراجِ مصطفےٰ کی رات ہے ❁ بلکہ یُوں کہوں کہ آج وہ رات ہے کہ اس رات بُراق کو خِدمتِ مصطفےٰ کی معراج ہوئی ❁ آج وہ رات ہے کہ مسجدِ اَقْصیٰ کو زیارتِ مصطفےٰ کی معراج نصیب ہوئی ❁ آج وہ رات ہے کہ انبیائے کرام علیہمُ السَّلام جو دِیدارِ مصطفےٰ کا شوق رکھتے تھے آج اُن کے لئے زیارتِ مصطفےٰ کی رات ہے ❁ آج ساتوں آسمانوں ❁ وہاں کے فرشتوں ❁ جنّت اور جنّت کی تمام نعمتوں ❁ وہاں کی حُوروں ❁ بلکہ حق تو یہ ہے کہ عرشِ اعظم کے لئے بھی معراج کی رات ہے۔جی ہاں! یہ عرشِ اعظم ہے، جسے مصطفےٰ جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے قدم چومنے کی حسرت تھی ❁ آج کی رات محبوبِ خُدا، اِمامُ الانبیا، معراج کے دولہا، سلطانِ دوجہاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم عرش پر تشریف لے گئے اور عرشِ اعظم کی اس حسرت کو پُورا فرمادیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

واقعۂ معراج کا خلاصہ

پارہ:15، سورۂ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْل، آیت:1 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا	تَرجَمہ کَنْزُ الْعِرْفان: پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے خاص بندے کورات کے کچھ حصے میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر کرائی۔

اے عاشقانِ رسول! مِعْراج ہمارے آقا و مولیٰ، مُحَمَّد مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا عظیم اور منفرد معجزہ ہے، ہمارے پیارے نبی، مکی مَدَنی، مُحَمَّد عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم مَکَّہ

مُکَرَّمَہ میں حضرت اُمِّ ہانی رَضِیَ اللہُ عنہا کے گھر آرام فرماتے، اچانک چھت (Roof) کُھل گئی، فرشتوں کے سردار حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلام حاضِر ہوئے، اللہ پاک کا پیغام (Message) سُنایا، معراج کی خوش خبری (Good News) سُنائی، سرکارِ عالی وقار، مکی مَدَنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم بُراق پر سُوار ہوئے، مسجدِ اَقْصٰی میں تشریف لائے، یہاں انبیائے کرام علیہمُ السَّلام کی اِمامت فرمائی، پھر آسمان کی طرف رُخ فرمایا، ساتوں آسمانوں سے گزرتے ہوئے سدرۃ المنتہٰی پر تشریف لے گئے، پھر سِدْرَۃُ الْمُنْتَہٰی سے لامکاں پہنچے، عین بیداری میں سَر کی آنکھوں سے اللہ پاک کا دیدار کیا، اتنے ہزاروں لاکھوں کلومیٹر کا سَفَر طے کر کے واپس بھی تشریف لے آئے اور ابھی رات کا کچھ ہی حِصَّہ گزرا تھا، **علما فرماتے ہیں:** جب حُضُورِ اکرم، جانِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم واپس تشریف لائے، بستر مبارک ابھی گرم تھا اور دروازے کی زنجیر بھی ہِل رہی تھی۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

سفرِ معراج میں سیکھنے کی باتیں

پیارے اسلامی بھائیو! پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا سفرِ معراج کئی واقعات (Incidents) کا مجموعہ ہے، یہ صِرف ایک معجزہ نہیں بلکہ اس میں کئی ایک معجزات (Miracles) ہیں اور یہ بات بھی ذِہن نشین رکھئے! کہ یہ صِرف ایک سفر نہیں تھا، سفرِ معراج پُورا ایک نصابِ زندگی بھی ہے۔ اگر ہم سیکھنے کی نیت سے معراج شریف کے واقعات پڑھیں تو ہمیں اس سے بہت ساری سیکھنے کی باتیں ملتی ہیں اور عِلْم و حکمت سے بھرپُور ایسے بے مثال و باکمال سبق ملتے ہیں کہ ہم ان اسباق کو اپنا لیں، ان کو ذہن میں بٹھا کر ان پر عمل شروع کر

[1]...انوارِ جمالِ مصطفٰے، صفحہ:277بتغیر قلیل۔

دیں تو ہماری دُنیا اور آخرت دونوں سنور سکتی ہیں۔ آیئے! سفرِ معراج کے اسباق میں سے چند ایک سنتے ہیں:

(1): فطرت پر قائم رہئے!

معراج شریف کی روایات میں ہے: ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم مکہ مکرمہ سے چلے اور مسجدِ اَقْصیٰ پہنچے۔ یہاں آپ کی شانِ عالی کے اِظْہار کیلئے تمام انبیائے کرام علیہم السَّلام کو جمع کیا گیا تھا۔ چنانچہ مسجدِ اَقْصیٰ پہنچ کر حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلام نے اذان کہی، انبیائے کرام علیہم السَّلام نے صفیں بنالیں، اب اِنْتِظار ہو رہا تھا کہ مصلیٰ اِمامت پر کون آئیں، آج وہ کون ذیشان ہیں، جو انبیائے کرام علیہم السَّلام کی اِمامت فرمائیں گے۔ اتنے میں حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلام آگے بڑھے، وَ اَخَذَ یَدَہٗ فَقَدَّمَہٗ اور پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا ہاتھ پکڑ کر مصلے کی طرف بڑھا دیا۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! مسجدِ اقصیٰ میں نماز ادا کرنے کے بعد ہمارے سردار، مکی مَدَنی تاجدار صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو پیاس محسوس ہوئی، چنانچہ آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمت میں 2 پیالے پیش کئے گئے (1): ان میں سے ایک میں دُودھ (2): دوسرے میں پاکیزہ شراب تھی، رحمت والے نبی، مکی مَدَنی صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے دُودھ کا پیالہ قبول فرمایا۔ اس پر حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلام نے عرض کیا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی ھَدَاكَ الْفِطْرَۃَ تمام تعریفیں اللہ پاک کے لئے ہیں جس نے آپ کی فطرت (Nature) کی طرف راہنمائی فرمائی لَوْ اَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُكَ اگر آپ شراب کا پیالہ قبول فرماتے تو آپ کی اُمّت گمراہ ہو جاتی۔[2]

---

[1] ... سبل الھدی، جماع ابواب معراجہ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم، الباب الثامن...الخ، جلد:3، صفحہ:84۔

[2] ... بخاری، کتاب الاشربۃ، باب قول اللہ تعالیٰ انما الخمر...الخ، صفحہ:1419، حدیث:5576۔

سُبْحٰنَ اللہ! معراج کی رات گویا اُمّت کی قسمت (Destiny) کا فیصلہ ہو رہا تھا، اگر حُضُور جانِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پاکیزہ شراب کا پیالہ قبول فرماتے تو اُمّت گمراہ ہو جاتی مگر الحمدللہ! اللہ پاک نے ہم گنہگاروں کو رحمتوں والے نبی، نبیوں کے نبی، مکی مَدَنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا اُمّتی بنایا ہے، ہمارے کریم آقا، ہمارے رحیم آقا، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اُمّت پر کرم فرمایا اور دُودھ کا پیالہ قبول فرما کر اُمّت کو گمراہی سے بچالیا۔

اے عاشقانِ رسول! یہ ہمارے لئے سیکھنے کا سبق ہے۔ یہ اُمّت فطرت پر قائِم رہنے والی اُمّت ہے۔ لہٰذا ہم سب پر لازِم ہے کہ ہم فطرت پر قائِم رہیں۔ اب یہ فطرت کیا ہے؟ فطرت پر قائِم کیسے رہنا ہے؟ فطرت پر قائِم رہنے کی اہمیت کیا ہے؟ آیئے! سنتے ہیں:

فطرت کسے کہتے ہیں؟

اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَاؕ لَا تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِؕ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ ﳓ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۰﴾ (پارہ:21، اَلرُّوم:30)

تَرجمہ کَنْزُ الْعِرفان: (یہ) اللہ کی پیدا کی ہوئی فطرت (ہے) جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا۔ اللہ کے بنائے ہوئے میں تبدیلی نہ کرنا۔ یہی سیدھا دین ہے مگر بہت سے لوگ نہیں جانتے۔

اس آیت میں فطرت سے مراد دِینِ اسلام ہے۔[1] یعنی فرمایا جارہا ہے کہ اے لوگو! فطرت (یعنی دِینِ اسلام) کی پیروی کرو! بے شک تمام اِنسانوں کو اِسی فطرت پر ہی پیدا کیا گیا ہے، اب اس کے بعد جو اس فطرت سے مُنہ موڑ کر کسی اَور طرف رُخ کرتا ہے تو وہ شیطان کے چنگل میں پھنسا ہوا ہے۔[2]

1... صراط الجنان، پارہ:21، اَلرُّوم، زیرِ آیت:30، جلد:7، صفحہ:443۔

2... تفسیرِ نسفی، پارہ:21، اَلرُّوم، زیرِ آیت:30، جلد:2، صفحہ:699 خلاصۃً۔

ہر انسان فطرت پر پیدا ہوتا ہے

حدیثِ پاک میں ہے: مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ اِلَّا یُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ، فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ، اَوْ يُنَصِّرَانِهِ یعنی ہر بچہ فطرت ہی پر پیدا ہوتا ہے، یہ اس کے ماں باپ (**Parents**) ہیں جو اسے یہودی یا نصرانی بنا دیتے ہیں۔[1]

مشہور مفسرِ قرآن مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: **فطرت سے مراد ہے:** اصلی اور پیدائشی حالت۔ یعنی ہر انسان ایمان (اور دینِ اسلام) پر پیدا ہوتا ہے، پھر ہوش سنبھالنے کے بعد جیسا اپنے ماں باپ اور ساتھیوں کو دیکھتا ہے، ویسا ہی بن جاتا ہے۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! اس قرآنی آیت اور حدیثِ نبوی سے معلوم ہوا؛ ہم مخلوق ہیں اور ہمارے خالِق، ہمارے بنانے والے رَبِّ کریم نے ہمیں پیدا ہی اس اَنداز پر کیا ہے کہ دِین، ایمان، تَوحِید، یہ سب کچھ ہماری فطرت میں رکھا گیا ہے۔

سمندر میں اُمّید کس سے لگائی...!!

اَہْلِ بیتِ پاک کی مَشہور و مَعروف شخصیت حضرت اِمام جعفر صادِق رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس ایک مرتبہ ایک دَہْرِیہ (**Atheist** یعنی خُدا کے وُجُود کا انکاری) آگیا، امام جعفر صادق رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس سے پوچھا: کیا تم نے کبھی سمندر میں سَفر کیا ہے؟ بولا: جی ہاں! کیا ہے۔ فرمایا: کیا کبھی سمندر میں کوئی خوفناک حادِثہ بھی پیش آیا۔ کہنے لگا: جی ہاں! فرمایا: اس کی تفصیل (**Detail**) بتاؤ! اب وہ دَہْرِیہ کہنے لگا: ایک دِن سمندری سَفر (**Sea Journey**) کے دوران سخت خوفناک طوفانی ہوا چلی، جس کے نتیجے میں کشتی بھی ٹُوٹ گئی اور مَلّاح بھی ڈُوب کر مر

[1]... بخاری، کتاب الجنائز، باب اذا اسلم الصبی...الخ، صفحہ: 380، حدیث: 1358۔
[2]... مرآۃ المناجیح، جلد: 1، صفحہ: 100 بتصرف قلیل۔

گیا، میں نے ٹوٹی ہوئی کشتی کے ایک تختے کو پکڑا اور سمندر کی طوفانی موجوں پر سَفَر کرنے لگا، آخر سمندری موجوں کی وجہ سے وہ تختہ بھی میرے ہاتھ سے چُھوٹ گیا، اب میں بے سہارا اتنے بڑے سمندر میں تَیر رہا تھا، آخر سمندری موجوں نے مجھے کنارے پر پھینک دیا (اور میری جان بچ گئی)۔ یہ سُن کر امام جعفر صادِق رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے فرمایا: جب تم سمندر میں اُترے، تمہیں کشتی اور مَلَّاح پر اِعْتماد (**Trust**) تھا کہ اس کشتی کی بدولت میں سمندر پار کر لوں گا، پھر جب کشتی ٹوٹ گئی تو تمہیں کشتی کے ایک تختے پر بھروسہ ہو گیا کہ اس کے سہارے میں کنارے تک پہنچ ہی جاؤں گا، پھر جب وہ تختہ بھی ہاتھ سے چُھوٹ گیا اور تم بالکل بے سہارا (**Helpless**) رہ گئے، کیا اس وقت بھی تمہیں بچ جانے کی اُمّید تھی؟ کہنے لگا: جی ہاں! مجھے اُمّید تھی۔ امام جعفر صادق رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے فرمایا: اس وقت تو کوئی سہارا موجود نہیں تھا، اس وقت کس پر اِعْتماد تھا؟ کس بھروسہ پر تم بچنے کی اُمّید لگا رہے تھے؟ اب وہ شخص خاموش ہو گیا۔ امام جعفر صادِق رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے فرمایا: اس خوفناک حالت میں بھی تیرے نہ چاہتے ہوئے بھی **جو ایک اُمّید بندھی ہوئی تھی، جس ہستی پر بھروسہ تھا،** اسی کو خُدا کہتے ہیں، اسی نے تمہیں ڈوبنے سے بچایا ہے۔ آپ کی یہ حکمت بھری بات سُن کر وہ شخص اسی وقت کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔[1]

غرض کہ ❁ ایمان ❁ دِین ❁ توحید، یہ سب باتیں ہماری فطرت کا حِصَّہ ہیں، اب اگر کوئی ❁ دِین سے مُنہ پھیرتا ہے ❁ دِین کی بجائے اپنی ناقِص عقل کے پیچھے چلتا ہے ❁ انسانی دِماغ کے ایجاد کئے ہوئے نظریات (*Invented Ideas*) کی بات کرتا ہے ❁ مادَر پِدَر آزادی کے نعرے لگاتا ہے ❁ آزاد خیال بنتا ہے تو وہ شخص اپنی فطرت کو بُھول رہا ہے، **یُوں سمجھ**

[1]... تفسیرِ کبیر، پارہ: 1، البقرہ، زیرِ آیت: 22، جلد: 1، صفحہ: 333۔

لیجئے! کہ ایک ہوتا ہے: جسمانی مسخ یعنی شکل بگاڑنا اور ایک ہے: رُوحانی مسخ یعنی رُوح کو بگاڑنا۔ جو بندہ اپنی فطرت کو بُھول کر ایمان و دِین کے خِلاف رستہ اختیار کرتا ہے، وہ اَصْل میں اپنی رُوح کو بگاڑ رہا ہے۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم ہمیشہ فطرت پر قائِم رہیں۔

فطرت کی باتیں

مسلمانوں کی پیاری اَمّی جان حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عنہا سے روایت ہے، رسولِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: 10 چیزیں فطرت سے ہیں: (1): مونچھیں چھوٹی کرنا (2): داڑھی بڑھانا (3): مسواک کرنا (4): ناک میں پانی چڑھانا (جیسے وُضُو میں چڑھاتے ہیں) (5): ناخُن کاٹنا (6): پَورے دھونا (7): بغل اور (8): زیرِ ناف کے بال اُکھاڑنا (9): اور پانی سے استنجا کرنا۔ **راوِی کہتے ہیں: دَسْوِیں چیز کیا تھی، وہ میں بھول گیا۔**[1]

پیارے اسلامی بھائیو! یہ چیزیں سُنّتِ انبیا اور ہماری فطرت کا حِصّہ ہیں۔ اب یہاں غور فرمالیجئے! شبِ معراج ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ہم پر کرم فرمایا، آپ کو دُودھ اور پاکیزہ شراب کا پیالہ پیش کیا گیا تو آپ نے دُودھ کو اِختیار فرمایا اور اس میں کیا حکمت تھی؟ حکمت یہ تھی کہ آپ کی اُمّت فطرت پر قائِم رہے۔ اب ہم غور کر لیں کہ کیا ہم اس کرم نوازی کی لاج رکھ رہے ہیں، یہ چیزیں جو فطرت کا حِصّہ ہیں، کیا ہم ان چیزوں کو اپنا رہے ہیں۔ مثلاً مونچھیں چھوٹی کرنا اور داڑھی بڑھانا فطرت کا حِصّہ ہے۔ آج ہم دیکھ لیں؛ کتنے لوگ ہیں جو داڑھی رکھتے ہیں...!!

آہ! افسوس! ایک تعداد اُن لوگوں کی ہے جو داڑھی شریف جیسی پیاری پیاری سُنّت کو منڈا کر نالیوں میں بہا دیتے ہیں۔ اَلۡاَمَان وَالۡحَفِیۡظ...!! **یاد رکھئے! داڑھی منڈانا یا ایک مٹھی**

1... مسلم، کتاب الطہارۃ، باب خصال الفطرۃ، صفحہ: 116، حدیث: 261۔

سے کم کروانا گُناہ و حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ [1]

داڑھی منڈوں سے آقا کی نفرت

روایت میں ہے: ایک مرتبہ دو اِیرانی اَفْسَر بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئے، یہ دونوں غیر مسلم تھے، اس لئے ان کی داڑھیاں منڈی ہوئیں اور مونچھیں اتنی بڑی بڑی تھیں کہ لب (اوپر والے ہونٹ) کو ڈھانپ رہی تھیں۔ ان کے ایسے چہرے دیکھ کر سرکارِ عالی وقار، مکی مَدَنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے نفرت سے چہرہ مُبارَک پھیر لیا اور فرمایا: تم پر ہلاکت ہو، ایسا چہرہ بنانے کا تمہیں کس نے کہا؟ وہ بولے: ہمارے رَبّ پرویز خسرو نے۔ (اَسْتَغْفِرُ اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ!)۔ **اس پر پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مگر میرے رَبّ اللہ رَبُّ العالمین نے حکم دیا ہے کہ داڑھی بڑھاؤں اور مونچھیں کتر واؤں۔** [2]

بہر حال! **پیارے اسلامی بھائیو!** پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے سَفَرِ معراج سے ہمیں یہ سبق ملا کہ ہم نے ہمیشہ فطرت پر قائِم رہنا ہے، فطرت کیا ہے؟ دِینِ اسلام۔ یعنی ہم نے اسلام پر، اسلامی اخلاق و آداب پر، اسلامی انداز و اَطوار پر ہمیشہ قائِم رہنا ہے۔ اللہ پاک ہم سب کو عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(2): سفرِ معراج سفرِ عِلْمِ دِین

پیارے اسلامی بھائیو! معراج شریف کی حکمتوں میں ایک حکمت عُلَمائے کرام نے یہ بھی بیان فرمائی کہ سَفَرِ معراج اَصْل میں دُعائے مصطفےٰ قبول ہونے کا نتیجہ ہے۔ ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کو حکم ہوا:

1 ... بہارِ شریعت، جلد:3، صفحہ:585، حصہ:16 بتغیر قلیل۔
2 ... مدارج النبوۃ، جلد:2، صفحہ:225 بتصرف۔

وَ قُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ﴿۱۱۴﴾ (پارہ:16،طٰہٰ:114)

ترجمہ کَنْزُالْعِرْفان: اور عرض کرو: اے میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما۔

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم یہ دُعا کیا کرتے تھے: اے میرے رَبّ! میرے عِلْم میں اِضافہ فرما۔ چنانچہ اللہ پاک نے آپ کی یہ دُعا قبول فرمائی اور خاص اسرار (یعنی رازوں) کا عِلْم عطا فرمانے کے لئے معراج پر بُلا لیا۔[1]

شش جہت سے تم وَراء ہو

پیارے اسلامی بھائیو! اب یہاں ایک بہت ایمان افروز نکتہ (***Faith Inspiring Point***) ہے، سفر معراج کی روشنی میں عِلْمِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی وُسعت کو ذرا سمجھئے! حضرت کعبُ الاَحْبار رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: سِدْرَۃُ الْمُنْتَہٰی وہ مقام ہے کہ تمام فرشتوں، نبیوں اور رسولوں کا عِلْم اسی تک ہے، اس سے آگے کیا ہے؟ اس کا عِلْم اللہ پاک کے سِوا کسی کو نہیں ہے۔[2]

اللہ اکبر! معلوم ہوا؛ سِدْرَۃُ الْمُنْتَہٰی وہ مقام ہے جہاں سب فرشتوں، نبیوں، رسولوں کے عِلْم (**Knowledge**) کی انتہا ہو جاتی ہے مگر میرے اور آپ کے آقا، معراج کے دولہا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی شان دیکھئے! رَبِّ کریم نے آپ کو سِدْرَۃُ الْمُنْتَہٰی سے بھی آگے بُلایا اور ان باتوں کا بھی عِلْم عطا فرما دیا، جہاں تک کسی کی رسائی (**Access**) نہیں تھی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کیا عِلْم دیا؟ کتنا دِیا؟

پیارے اسلامی بھائیو! سَفَرِ معراج سَفَرِ عِلْم تھا۔ اللہ پاک نے اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ

[1]... کتاب المعراج للقُشَیْرِی، باب ما قال الشیوخ المتصوفہ...الخ، صفحہ:113 ملخصاً۔
[2]... تفسیر درمنثور، پارہ:27، سورۂ نجم، زیرِ آیت:14، جلد:7، صفحہ:650۔

عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو قُرْبِ خاص میں بُلا کر کیا کیا عُلُوم عطا فرمائے، کیسے کیسے راز (**Secrets**) بتائے گئے، اس کا عِلْم کسی کو نہیں ہے۔ ہمیں بس اتنا بتایا گیا ہے کہ

فَاَوۡحٰۤى اِلٰى عَبۡدِهٖ مَاۤ اَوۡحٰى ؕ﴿۱۰﴾ (پارہ27، سورۃ النجم:10)	ترجمہ ٔکنزُالعِرفان: پھر اس نے اپنے بندے کو وحی فرمائی جو اس نے وحی فرمائی۔

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک نے شبِ معراج اپنے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کتنا عِلْم عطا فرمایا؟ اس کی خبر تو کچھ نہیں ہے، البتہ بعض روایات سے کچھ اندازہ سا ہو پاتا ہے۔ **چنانچہ ایک روایت میں ہے:** پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ جب میں معراج کی رات پردۂ غیب میں پہنچا تو میرے منہ میں ایک قطرہ ٹپکایا گیا جو برف سے زیادہ ٹھنڈا اور کستوری سے زیادہ خوشبو دار تھا، اس قطرے میں اَوَّلِین و آخرین (یعنی اگلے پچھلوں) کا علم موجود تھا جو میرے دل میں اُنڈیل دیا گیا۔[1]

اسی مفہوم کی ایک حدیثِ پاک **ترمذی شریف** میں بھی ہے، جس میں پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ مشرق و مغرب (**East & West**) کے درمیان میں جو کچھ ہے وہ سب میں نے جان لیا۔[2]

عِلْمِ دِین کے لئے سَفَر کیجئے!

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے سُنا سَفَرِ معراج سَفَرِ عِلْم ہے۔ اس میں ہمارے لئے بھی سبق ہے، ہمیں بھی چاہئے کہ عِلْمِ دِین سیکھنے کیلئے سَفَر کیا کریں۔ اس کی بہت برکتیں ہیں۔ حضرت کَثِیر بن قَیس رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: میں دمشق کی مسجد میں صحابیِٔ رسول حضرت ابو درداء رَضِیَ اللہُ

[1]... نَادِرُ المعراج، باب بست و ششم در بیان رسیدن... الخ، فصل سوم، صفحہ:277 ملتقطاً۔

[2]... ترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب و من سورۃ ص، صفحہ:747، حدیث:3234۔

عنہ کی خِدمت میں حاضِر تھا، اس وقت آپ کے پاس ایک شخص آیا، اس نے عرض کیا: اے ابو درداء رَضِیَ اللّٰہُ عنہ! مجھے معلوم ہوا کہ آپ پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی ایک حدیث بیان فرماتے ہیں، میں وہ حدیثِ پاک سیکھنے کیلئے مدینۂ منورہ سے آیا ہوں۔

(اللہ اکبر! شوقِ عِلْمِ دِین کا اندازہ لگایئے! مدینہ مُنوَّرہ سے دمشق تک ایک ہزار کلومیٹر سے زیادہ کا فاصلہ *Distance* ہے اور اس دَور میں تو گاڑیاں اور جہاز بھی نہیں تھے، پیدل یا جانوروں پر سَفَر ہوتا تھا، یہ صاحِب اتنی دُور سے سَفَر کر کے آئے اور آئے کیوں تھے؟ سنیئے!) حضرت ابو درداء رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے فرمایا: کیا تم تجارت (**Business**) کے لئے نہیں آئے؟ عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: تجارت کے عِلاوہ (دمشق میں) تمہیں کوئی اور کام ہو، جس کے لئے تم آئے ہو؟ عرض کیا: نہیں (میں تو صِرف حدیثِ رسول سیکھنے کے لئے اتنی دور سے حاضِر ہوا ہوں، اس کے عِلاوہ میرا کوئی اور مقصد **Purpose** نہیں ہے)۔ اس پر حضرت ابو درداء رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے طالبِ عِلْمِ دین کے فضائل بیان کرتے ہوئے فرمایا: میں نے اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سُنا: ۞ جو عِلْمِ (دِین) سیکھنے کیلئے کسی رستے پر چلے، اللہ پاک اس کے لئے جنّت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے ۞ بے شک فرشتے طالبِ عِلْمِ (دِین) سے خوش ہو کر، اس کے لئے اپنے پَر بچھا دیتے ہیں ۞ بے شک زمین و آسمان کی تمام مخلوق، یہاں تک کہ پانی میں مچھلیاں بھی طالبِ عِلْمِ (دین) کے لئے دُعائے مغفرت کرتی ہیں ۞ بے شک عالِم کی فضیلت عبادت گزار پر ایسی ہی ہے جیسی چودھویں رات کے چاند کی فضیلت ستاروں پر ۞ **بے شک عُلَما انبیا کے وارِث ہیں**، بے شک انبیائے کرام علیہمُ السَّلام ورثے میں دِرْہم و دِینار (یعنی مال و دولت) نہیں چھوڑتے، انبیائے کرام علیہمُ السَّلام تو ورثے میں صِرف عِلْم چھوڑتے ہیں، **پَس جس نے عِلْمِ (دین) حاصِل کیا، اس نے بڑا حِصَّہ حاصِل کر لیا۔**[1]

[1]... ترمذی، ابواب العلم، باب ماجاء فی فضل الفقہ... الخ، صفحہ: 631، حدیث: 2682۔

سُبْحٰنَ اللہ! طالِبِ عِلْمِ دِین کی بھی کیا نِرالی شانیں ہیں۔ اللہ پاک ہمیں بھی عِلْمِ دِین سیکھنے، خُوب دِینی کتابیں پڑھنے اور عِلْمِ دِین کی خاطِر سَفَر کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

قافلوں میں سَفَر کیا کیجئے!

پیارے اسلامی بھائیو! الحمد للہ! دعوتِ اسلامی عِلْمِ دِین کا فیضان عام کرنے والی دِینی تنظیم ہے۔ دعوتِ اسلامی والے عاشقانِ رسول کے ساتھ قافلوں میں سفر، عِلْمِ دِین سیکھنے اور عِلْمِ دِین کی برکتیں لُوٹنے کا بہترین ذریعہ (**Best Source**) ہے۔ الحمد للہ! ❁ دُنیا بھر میں دِین کا پیغام عام کرنے کیلئے لاکھوں عاشقانِ رسول قافلے کی صُورت میں **مُلک مُلک**، شہر شہر، گاؤں گاؤں جاتے اور نیکی کی دعوت عام کرتے ہیں ❁ قافلوں کی برکت سے لاکھوں کی زِندگی میں نیکیوں کی بہار آئی ہے ❁ الحمد للہ! 3 دِن، 12 دِن، 1 ماہ اور 12 ماہ کے قافلے سَفَر کرتے رہتے ہیں۔ آپ بھی قافلے میں سَفَر کیا کیجئے! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! بہت برکتیں ملیں گی ❁ قافلے میں فرض عِلْمِ دِین سکھایا جاتا ہے ❁ سُنّتیں سکھائی جاتی ہیں ❁ تہجد پڑھنے کی سعادت ملتی ہے ❁ نیکی کی دعوت عام کرنے کا موقع ملتا ہے ❁ قافلے کی برکت سے دُعائیں پُوری ہونے ❁ مشکلات ٹلنے ❁ بیماریوں سے شِفا ملنے کے بھی سینکڑوں واقعات ہیں ❁ ایسا بھی ہوا کہ قافلے میں سَفَر کرنے والے عاشقانِ رسول کی حوصلہ افزائی کیلئے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے کرم فرمایا، خواب میں تشریف لائے اور شرکائے قافلہ کو دیدار کا جام پلا دیا۔

ہم قافلے میں سَفَر کریں، کیا معلوم ہم پر بھی کرم ہو جائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(3):سفرِ معراج اور درسِ بندگی

پیارے اسلامی بھائیو! سَفَرِ معراج کی حکمتوں میں عُلَمائے کرام یہ بھی فرماتے ہیں کہ یہ **سَفَر سَفَرِ بندگی تھا۔** چنانچہ شیخ ابو علی دَقّاق رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک نے رسولِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم کو دُنیا میں بھیجا تاکہ لوگ آپ سے عِبَادت کے طریقے سیکھیں اور معراج کی رات آسمانوں پر بُلایا تاکہ لوگ آپ سے بندگی کے آداب سیکھ لیں۔ [1]

یعنی اللہ ہمارا رَبّ ہے، ہم اس کے بندے ہیں، اس بندہ ہونے کے بھی تو کچھ آداب ہیں۔ آج کل اَخلاق و آداب (Ethics) پر بہت بات ہوتی ہے ❁ والِدین کے آداب ❁ اولاد کے آداب ❁ ڈاکٹر کے آداب ❁ مریض کے آداب ❁ دکاندار کے آداب ❁ گاہک کے آداب ❁ کھانے، پینے کے آداب ❁ چلنے کے آداب ❁ سونے کے آداب، ہر چیز، ہر منصب، ہر عہدے کے علیحدہ علیحدہ آداب ہیں۔ غرض کہ ہم کچھ بھی ہیں، کسی بھی منصب پر ہیں، کسی بھی عہدے پر ہیں، ہماری معاشرے میں جو بھی حیثیت (Status) ہے، اس سب سے پہلے ہم اللہ پاک کے بندے ہیں تو اس بندگی کے بھی تو آداب ہیں۔ ان آداب کو بھی تو سیکھنا ہے۔ چنانچہ اللہ کریم نے اپنے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم کو معراج کروائی، اس پُورے سَفَر میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم پر عَبْدِیَّت کا غلبہ تھا اور **اس میں حکمت یہ ہے کہ ہم سَفَرِ معراج کے اَحْوال پڑھیں، اس کی روایات سُنیں اور ان سے بندگی کے آداب سیکھ لیں۔**

پیارے آقا کی ایک خصوصیت

یہی وجہ ہے کہ قرآنِ کریم میں جہاں جہاں معراج کا ذِکْر ہوا، وہاں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم کے وَصْفِ عَبْد کو ذِکْر کیا گیا ہے۔ مثلاً اللہ پاک نے فرمایا:

[1]... کتاب المعراج للقُشَیْرِی، باب ذکر الاسئلۃ فی المعراج، صفحہ:69۔

سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ (پارہ:15،بنی اسرائیل:1)	ترجمۂ کنزُالعِرفان: پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے خاص بندے کو رات کے کچھ حصے میں سیر کرائی۔

سورۂ نجم میں معراج کا بیان ہوا، وہاں بھی فرمایا:

فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ (پارہ27، سورۃ النجم:10)	ترجمۂ کنزُالعِرفان: پھر اس نے اپنے بندے کو وحی فرمائی۔

روایت میں ہے: معراج کی رات جب پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضِر ہوئے تو اللہ پاک نے فرمایا: بِمَ اُشَرِّفُكَ یعنی اے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آج آپ کو کس شرف سے نوازُوں؟ عرض کیا: اے رَبِّ کریم! مجھے اپنی طرف بندگی کی نسبت عطا فرما۔ اس پر اللہ پاک نے یہ آیتِ کریمہ نازِل فرمائی، ارشاد ہوا:[1]

سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ (پارہ:15،بنی اسرائیل:1)	ترجمۂ کنزُالعِرفان: پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے خاص بندے کو رات کے کچھ حصے میں سیر کرائی۔

اللہ! اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** اللہ پاک کے بندے تو سب ہی ہیں، میں بھی اللہ کا بندہ ہوں، آپ بھی اللہ کے بندے ہیں مگر یہ میرے اور آپ کے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خصوصی شان ہے کہ رَبِّ کریم نے آپ کو عَبۡدِهٖ یعنی اپنا خاصُ الخاص بندہ فرمایا ہے۔ قرآنِ کریم میں اور کسی کو بھی یہ والا خِطاب عطا نہیں کیا گیا۔

شانِ عبدیّتِ مصطفےٰ

پیارے اسلامی بھائیو! یہ (یعنی عبدُہٗ ہونا) انتہائی اعلیٰ شان ہے۔ **عُلَما فرماتے ہیں:** اگر انسان کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی مقام ہوتا تو اُس قُربِ خاص میں رسولِ ذیشان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ

[1]... تفسیرِ کبیر، پارہ:15، سورۂ بنی اسرائیل، زیرِ آیت:1، جلد:7، صفحہ:292۔

وَآلِہٖ وَسَلَّم کو وہی مقام عطا کیا جاتا۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! یہاں سے ہمیں سبق سیکھنے کو ملا کہ ہم نے اللہ کا بندہ بننا ہے۔ انسان کا پہلا اور آخری رُتبہ یہی ہے۔ لہٰذا اس دُنیا میں آکر ہم کچھ اور بن سکیں یا نہ بن سکیں، البتہ صحیح معنوں میں اللہ پاک کے بندے تو بن ہی جانا چاہئے۔ ہم نے صحیح معنوں میں اللہ کا بندہ بننے کے لئے کیا کرنا ہے؟ ویسے تو یہ ایک پُورا موضوع (Topic) ہے، عُلَمائے کرام نے اس پر پُوری پُوری کتابیں لکھی ہیں۔ البتہ یہاں چند باتیں عرض کرتا ہوں، ہم اگر ان باتوں کو اپنا لیں تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! صحیح معنوں میں اللہ کا بندہ بننے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

بندگی کے چند آداب

(1): پہلی بات تو یہ کہ صحیح معنوں میں اللہ پاک کا بندہ وہ ہو سکتا ہے جو کَثْرت سے اللہ پاک کی عِبَادت کرتا ہو، لہٰذا کَثْرت سے عِبَادت کی عادت بنائیے! ❁ہم پانچوں نمازیں باجماعت مسجد میں ادا کریں ❁نوافِل بھی پڑھیں ❁تہجد، اشراق و چاشت اور اَوَّابین کے نوافل بھی ادا کریں ❁تِلاوت بھی کریں ❁درودِ پاک بھی پڑھیں ❁کَثْرت سے ذِکْرُ اللہ بھی کریں ❁نفل روزے بھی رکھیں۔ غرض کہ زیادہ سے زیادہ عِبَادت کیا کریں۔ (2): پھر اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ اپنی عِبَادت پر نظر نہ رکھیں، خُود کو عِبَادت گزار شُمار نہ کریں۔ عُلَمَا فرماتے ہیں: **صحیح معنوں میں عبد وہ ہے جو برابر عبادت میں مشغول رہے مگر اپنی عِبَادت کو جَو کے دانے کے برابر بھی نہ سمجھے۔**[2] بس ہمیشہ اپنے آپ کو گنہگار، نہایت عاجِز و کمزور ہی سمجھتے رہیں۔

[1]... کتاب المعراج للقُشَیْرِی، باب ذکر لطائف المعراج، صفحہ:100 بتصرف۔

[2]... تحفۃ المعراج، صفحہ:204۔

بخشش کا ایک سبب

عرب کا ایک مشہور شاعِر ہوا ہے: **فَرَزْدَق**۔ ایک مرتبہ یہ اِمام حسن بصری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خِدْمت میں حاضِر تھے۔ کہنے لگے: اس وقت بدتَر (Worst) بندہ اور بہترین بندہ ایک جگہ جمع ہیں۔ کسی نے پوچھا: بہترین کون ہے؟ کہا: اِمام حسن بصری۔ پوچھا: بدتَرِیْن کون ہے؟ فَرَزْدَق نے کہا: بدتَرِین میں ہوں۔ جب اس کا اِنتقال ہوا تو کسی نے خواب میں دیکھا، پوچھا: کیا گزری؟ کہا: مجھے اللہ پاک کی بارگاہ میں پیش کیا گیا۔ اعمال نامہ کھلا، اس میں گُناہ گِنے گئے، اب میں سوچ رہا تھا کہ میں تو ہلاک ہو گیا۔ **(مگر رَبِّ رحمٰن کی رحمت پر قربان) رَبِّ کریم نے فرمایا: جاؤ! میں نے تمہیں اسی وقت بخش دیا تھا جب تُو نے خُود کو بدتر سمجھا تھا۔**[1]

سُبْحٰنَ اللہ! غرض ہم نے یہ دونوں کام کرنے ہیں: (1): عبادت کثرت کے ساتھ کرنی ہے (2): اور اپنی عِبَادت کو کچھ سمجھنا بھی نہیں ہے۔ بَس اللہ پاک کی رحمت پر نگاہیں جمائے رکھنی ہیں۔

(3): صِرْف رَبّ کے ہو جاؤ!

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کا حقیقی بندہ یعنی صحیح معنوں میں عَبْدُ اللہ بننے کیلئے تیسری بات یہ ضروری ہے کہ بندہ ہر چیز سے کٹ کر صِرْف رَبّ کا ہو جائے۔ **معراج شریف کی روایات میں ہے:** جب سرکارِ عالی وقار، مکی مَدَنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضِر ہوئے تو اللہ پاک نے فرمایا: اے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! اَنَا وَ اَنْتَ ایک میں ہوں، ایک آپ ہیں۔ وَ مَا سِوَاكَ خَلَقْتُ لِاَجَلِكَ **آپ کے عِلاوہ کائنات میں جو کچھ ہے، وہ سب میں نے آپ کے لئے پیدا کیا ہے۔**[2]

---

[1] ... تحفۃ المعراج، صفحہ: 147۔

[2] ... مکتوباتِ اِمامِ ربانی، دفتر دوم، حصہ اوّل، مکتوب: 7، جلد: 2، صفحہ: 855۔

سُبْحٰنَ الله ! کیا شان ہے میرے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی...!! اللہ پاک کی آپ سے محبّت دیکھئے! اللہ پاک کے سِوا جو کچھ بھی ہے، زمین، آسمان، چاند، ستارے، سورج، یہ کہکشائیں (Galaxies)، یہ سہانی فضائیں، انسان، جنّ، فرشتے سب کچھ اللہ پاک نے اپنے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے لئے بنایا ہے۔

یہ اللہ پاک کی اپنے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے کمالِ محبّت ہے۔ اب ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے کیا عرض کیا؟ سنئے! اَللّٰھُمَّ اَنْتَ وَ مَاۤاَنَا اے اللہ پاک! ایک تُو ہی تو ہے میں نہیں ہوں وَ مَا سِوٰی ذٰلِكَ تَرَكْتُ لِاَجْلِكَ اور اس کے عِلَاوہ جو کچھ ہے میں نے تیری رِضا کے لئے چھوڑ دیا۔[1]

سُبْحٰنَ الله! یہ ہے میرے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ عبدِیَّت اور کمالِ بندگی...!! محبوبِ ذیشان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے سب کچھ اپنے رَبّ کی رِضَا کے لئے چھوڑ دیا۔ ایک ہم ہیں ۞ ہم سے چند سکّے نہیں چھوڑے جاتے، نماز کے وقت دس منٹ کے لئے دُکان بند نہیں کر پاتے ۞ نوکری (Job) کو بہانہ بنا کر نمازیں قضا کر دی جاتی ہیں ۞ اللہ پاک کی رضا کیلئے نیند قربان نہیں ہو پاتی ۞ اللہ پاک کی رضا کے لئے نیک کاموں کیلئے وقت نہیں نکال پاتے ۞ اللہ پاک نے سُود خوروں کے ساتھ اِعلانِ جنگ فرمایا ہے، کتنے ایسے ہیں جو لالچ میں آ کر سُودی لَین دَین میں جا پڑتے ہیں ۞ گُناہ نہیں چھوڑتے ۞ اللہ پاک کی نافرمانی سے ڈر کر موبائل اور سوشل میڈیا کا غلط استعمال نہیں چھوڑ پاتے ۞ خواب ہمارے بہت بڑے بڑے ہیں، بس ان کے پیچھے بھاگتے چلے جا رہے ہیں، کار بھی لینی ہے، کوٹھی بھی بنانی ہے، بینک بیلنس بھی بڑھانا ہے، بڑے سے بڑا عہدہ بھی لینا ہے، نیک کاموں کیلئے وقت ہی نہیں ہے۔

[1]... مکتوباتِ اِمامِ ربانی، دفتر دوم، حصہ اوّل، مکتوب:7، جلد:2، صفحہ:855۔

کاش! ہم صحیح معنوں میں اللہ پاک کے بندے بن جائیں۔ اللہ پاک کی رضا والے کام کرنا ہماری زندگی کا مقصد بن جائے۔ کاش! بندگی کا ذوق نصیب ہو جائے۔

اٰمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم

سَفَرِ معراج کا پیارا تحفہ

سَفَرِ معراج کا بہت ہی پیارا پیارا تحفہ ہے: **نماز**۔ حقِّ بندگی ادا کرنے کے لئے کم از کم ہم نماز کی تو پابندی کر لیں۔ کاش! آج ہم یہ نِیّت لے کر یہاں سے اُٹھیں کہ صحیح معنوں میں اللہ پاک کا بندہ بننے کے لئے اللہ پاک کا ہر حکم بجالاؤں گا اور بالخصوص نماز تو بالکل چھوڑنی ہی نہیں ہے۔ **روایات میں ہے**: مِعْراج کے دُولہا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم مِعْراج کی رات ایسے لوگوں کے پاس تشریف لے گئے جن کے سر پتھر سے کچلے جارہے تھے، جب بھی انہیں کچل لیا جاتا وہ پہلے کی طرح دُرُست ہو جاتے اور یہ سلسلہ یوں ہی چلتا رہتا تو آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے پوچھا: اے جبریل! یہ کون ہیں؟ عَرض کی: یہ وہ لوگ ہیں جن کے سر **نماز** پڑھنے سے بوجھل (یعنی بھاری) ہو جاتے (یعنی فرض نماز چھوڑ دیتے) تھے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! اگر سر میں مَعْمولی سی چوٹ لگ جائے تو بندہ تڑپ اُٹھے تو مَعَاذَ اللہ! **نمازیں قضا** کرنے کی صورت میں اگر اِس نازُک سَر کو فرشتوں نے پتھر سے کچلنا شروع کر دیا تو کیا بنے گا! **کاش! کاش! کاش!** سارے مسلمان پکّے نمازی بن جائیں۔

سَر کچلنے کی سزا

فجر کی نماز میں سوئے رہنے والے، نماز کا وقت سو کر گزارنے کی خوفناک سزا کی کیفیت سُنیں اور توبہ کریں۔ سرکارِ مدینہ، سردارِ مکّہ صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُم

[1]... مسند بزار، جلد: 17، صفحہ: 5، حدیث: 9518۔

سے فرمایا: آج رات 2 شخص (یعنی جبریل ومیکائیل عَلَیْہِمَا السَّلَام) میرے پاس آئے اور مجھے اَرضِ مُقدّس (یعنی بیتُ المقدس) میں لے آئے۔[1] میں نے دیکھا کہ **ایک شخص لیٹا ہے اوراس کے سرہانے** (یعنی سر کے پاس) **ایک شخص پتھر اُٹھائے کھڑا ہے اور پے در پے** (یعنی باربار) **پتھر سے اس کا سر کچل رہا ہے، ہر بار کچلنے کے بعد سر پھر ٹھیک ہو جاتا ہے۔** میں نے ان فرشتوں سے کہا: سُبْحٰنَ اللہ! یہ کون ہیں؟ انہوں نے عرض کی: آگے تشریف لے چلئے! (مزید مناظِر دکھانے کے بعد) فرشتوں نے عَرض کی: پہلا شخص جو آپ نے دیکھا (یعنی جس کا سر کچلا جارہاتھا) **یہ وہ تھا جس نے قُرآن کریم پڑھا پھر اس کو چھوڑ دیا تھا اور فرض نمازوں کے وَقت سو جاتا تھا۔** [2]

قضا نمازوں کا طریقہ رسالے کا تعارف

پیارے اسلامی بھائیو! خدا نخواستہ اگر کسی کی نمازیں قضا ہو گئی ہیں تو جلد سے جلد ان کو پڑھنے کی کوشش کریں۔ قضا نمازیں ادا کرنے کا طریقہ کیا ہے؟ قضا نمازوں کے شرعی احکام و مسائل کیا ہیں؟ اس تَعَلُّق سے امیرِ اہلسنت مولانا الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا ایک بہت مفید (Useful) رسالہ ہے: **قضا نمازوں کا طریقہ**۔ اس رسالے میں قضا نمازوں کے طریقے کے ساتھ ساتھ قضا نماز کس وقت ادا کی جائے؟ قضائے عمری کسے کہتے ہیں؟ اور قضا نمازوں سے متعلق مفید معلومات شامل ہیں۔ آج ہی مکتبۃ المدینہ سے یہ رسالہ طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ فرمائیے! اللہ پاک ہمیں دین کا علم سیکھنے اور اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

[1]... بخاری، کتاب الجنائز، صفحہ:386، حدیث:1386۔

[2]... بخاری، کتاب التعبیر، باب تعبیر الرؤیا، صفحہ:1714-1715، حدیث:7047 ملتقطاً۔

27 رجب کے روزے کی ترغیب

پیارے اسلامی بھائیو! روزہ جسمانی صِحّت کا بھی ضامن ہے اور روحانی صِحّت کا بھی ضامِن ہے۔ اَلْحَمْدُ لله! رجب شریف کا مُبارَک مہینا اپنی برکتیں لٹا رہا ہے، نفل روزوں کا گویا موسمِ بہار چل رہا ہے، ہمیں چاہئے کہ ان بابرکت دنوں سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے خُوب روزے رکھیں، نیکیاں بھی کمائیں اور روزہ رکھنے کی فضیلت کے حق دار بنیں۔ آیئے! ترغیب کیلئے 27 رجب شریف کے روزے کے فضائل سنتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: جو کوئی 27 رجب کا روزہ رکھے، اللہ پاک اُس کیلئے ساٹھ مہینوں کے روزوں کا ثواب لکھے گا۔[1] حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ عنہ سے مروی ہے: اللہ پاک کے آخری نبی، مکی مَدَنی صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: رجب میں ایک دن اور رات ہے جو اُس دن روزہ رکھے اور رات کو قِیام (عبادت) کرے تو گویا اُس نے سو سال کے روزے رکھے اور یہ رَجَب کی ستائیس تاریخ ہے۔[2]

شعبان کے روزوں کی فضیلت

پیارے اسلامی بھائیو! الحمد للہ! شعبان المعظم بھی تشریف لانے ہی والا ہے۔ یہ مہینا بھی بڑی برکتوں، عظمتوں والا ہے، پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کَثْرت کے ساتھ نفل روزے اسی مہینے میں رکھا کرتے تھے۔ اس ماہِ ذیشان میں بھی نفل روزوں کی کَثْرت کا ذہن بنایئے! مسلمانوں کی پیاری اَمّی جان حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عنہا فرماتی ہیں: پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو میں نے شعبان سے زیادہ کسی مہینے میں روزہ رکھتے نہ دیکھا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سِوائے چند دِن کے پورے ہی ماہ کے روزے رکھا کرتے

1... فضائل شہر رجب للخلال، صفحہ: 76، حدیث: 18۔

2... شعب الایمان، باب الصیام، فصل فی تخصیص شہر رجب... الخ، جلد: 3 صفحہ: 374، حدیث: 3811۔

تھے۔[1] (4):ایک مرتبہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم کی خدمت میں سُوال ہوا: رمضان کے بعد کون سے روزے اَفْضَل ہیں؟ **فرمایا: رمضان کی تعظیم کیلئے شعبان کے روزے رکھنا۔**[2]

پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی دینی تنظیم دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں شعبان میں بھی روزوں کی بہار ہوتی ہے، مختلف مقامات پر سحری اجتماعات کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے، مَاشَآءَ اللہ! کئی عاشقانِ رسول کثرت سے روزے رکھتے ہیں اور مسلسل روزے رکھتے ہوئے رمضان المبارک سے مِل جاتے ہیں۔ آپ بھی دعوت اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! فیضان معراج کے ساتھ ساتھ شعبان المعظم اور رمضان المبارک کی خوب خوب برکتیں نصیب ہوں گی اللہ پاک عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...ترمذی، کتاب: الصوم، باب: ماجاء فی وصال شعبان برمضان، صفحہ: 206، حدیث: 736۔

2 ...ترمذی، کتاب: زکوٰۃ، باب: فضیلتِ صدقہ، صفحہ: 189، حدیث: 663۔